https://farid.ps/articles/remembering_mohammad_bhar/ur.html

محمد بحر کی یاد میں

محمد بحر ایک 24 سالہ فلسطینی نوجوان تھا جو شجاعیہ سے تعلق رکھتا تھا، جو غزہ شہر کا ایک گنجان آباد علاقہ ہے۔ وہ ڈاؤن سنڈروم کے ساتھ پیدا ہوا اور آٹزم کے ساتھ زندگی گزاری، ایسی حالتیں جنہوں نے اس کی خاندان پر انحصار اور اس کے نرم مزاج، زیادہ تر غیر زبانی رویے کو تشکیل دیا۔ دوستوں اور پڑوسیوں نے اسے ایک خاموش موجودگی کے طور پر یاد کیا جو کھڑکی کے پاس بیٹھ کر گلی کی زندگی کو دیکھنا پسند کرتا تھا، بلند آوازوں سے آسانی سے ڈر جاتا تھا اور اپنے والدین کی تسلی دینے والی آوازوں پر انحصار کرتا تھا۔

ایک ایسے علاقے میں جہاں شور، خوف، اور دھما کے روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہیں، محمد کی خاموشی اس کا پناہ گاہ تھی — اور اس کے والدین کی ذمہ داری۔ انہوں نے اپنی زندگی اسے دنیا کی بے رحمی سے بچانے کے لیے وقف کی۔ وہ سیاسی نہیں تھا؛ وہ جنگجو نہیں تھا۔ وہ صرف ایک انسان تھا جسے دیکھ بھال اور مہربانی کی ضرورت تھی — اور جو، المناک طور پر، اپنی موت کے لمحے میں نہ تو ایک پایا اور نہ ہی دوسرا۔

اس کی موت کے حالات

3 جولائی 2024 کو، اسرائیلی فوجی شجاعیہ میں داخل ہوئے۔ وہ بکتر بند گاڑیوں، رائفلوں اور اوکیٹزیونٹ کے ایک فوجی کتے کے ساتھ آئے۔ جب وہ بحر خاندان کے اپارٹمنٹ میں زبردستی داخل ہوئے، محمد خوف سے ساکت ہو گیا۔ وہ چیخ کر دیے گئے احکامات کو سمجھ نہیں سکتا تھا؛ وہ اپنے اردگرد کی افراتفری کو مشکل سے سمجھ سکتا تھا۔ چند سیکنڈوں میں، فوجیوں نے کتے کو چھوڑ دیا۔ عینی شاہدین اور اس کے والدین نے بتایا کہ جانور نے اس کے بازو اور سینے پر حملہ کیا، چھوٹا سا کمرہ اس کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کی ماں نے اس تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن فوجیوں نے اسے پیچھے کھینچ لیا، اس کے والد کو دیوار سے لگا دیا گیا۔ پھر انہیں ہتھکڑی لگا کر لے جایا گیا، اپنے بیٹے کو فرش پر خون بہتا چھوڑ کر گھر سے نکلنے پر مجبور کیا گیا۔

کئی دنوں تک والدین کو حراست میں رکھا گیا۔ جب بالآخر انہیں رہا کیا گیا، وہ تباہ شدہ سڑکوں سے تیزی سے واپس لوٹے اور اپنے بیٹے کے باقیات پائے: اس کا سڑتا ہوا جسم، کنکریٹ کی دراڑوں میں جمع خون، موت کی بدبو وہاں جہاں وہ کبھی کھڑکی سے دنیا کو دیکھتا تھا۔ انہوں نے اسے دھویا اور دفنایا، لڑائی کے بیچ میں سرکاری مدد مانگنے سے بھی قاصر۔

ایک انسانی زندگی – کمزور، معذور، انحصار کرنے والی – خاموش ہو گئی اور بغیر ریکارڈ یا پچھتاوے کے چھوڑ دی گئی۔

3. آئی ڈی ایف میں کتوں کا پریشان کن تاریخچہ

محمد کا قتل ایک الگ تھلگ واقعہ نہیں تھا۔ یہ ایک پریشان کن نمونے کا حصہ ہے: اسرائیلی فوج کی جانب سے **فلسطینیوں کو ڈرانے، زخمی کرنے اور ذلیل کرنے کے لیے کتوں کا دستاویزی استعمال۔**

- **بیٹسیلم کی 2015 کی رپورٹ، "جب کتے کاٹتے ہیں"**، نے ان واقعات کی فہرست دی جہاں اوکیٹزیونٹ کے کتوں نے گرفتاری کے آپریشنز کے دوران غیر مسلح شہریوں، بشمول بچوں، پر حملہ کیا۔ تنظیم نے نتیجہ اخذ کیا کہ یہ عمل **ظالمانہ، غیر انسانی اور ذلت آمیز سلوک** کے مترادف ہے۔
- **بریکنگ دی سائلنس**، سابق اسرائیلی فوجیوں کا ایک گروپ، نے ایسی شہادتیں شائع کیں جو بیان کرتی ہیں کہ کتوں کو **گرفتار شدگان کو ڈرانے** کے لیے استعمال کیا گیا: فوجیوں کو حکم دیا گیا کہ "انہیں ان کے چہروں پر بھونکنے دیں"، یا جانوروں کو بندھے ہوئے فلسطینیوں کو کاٹنے یا کھینچنے کی اجازت دی جائے۔
- **ہاموکڈ اور فزیشنز فار ہیومن رائٹس-اسرائیل** نے گرفتار شدگان سے حلفیہ بیانات جمع کیے جنہوں نے بیان کیا کہ **کتوں کو تفتیشی کمروں میں لایا گیا** ذلت کے آلے کے طور پر۔
- **اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے تشدد (CAT)** اور **ہیومن رائٹس واچ** نے ان سیاق و سباق میں کتوں کے استعمال پر تشویش کا اظہار کیا، خبردار کیا کہ ایسی ترکیبیں اسرائیل کے بین الاقوامی قانون کے تحت واجبات کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔

کچھ شہادتیں **ذلت** کے مناظر کو اتنا شدید بیان کرتی ہیں کہ وہ جسمانی اور نفسیاتی تشدد کے درمیان کی لکیر کو دھندلا دیتی ہیں: کتوں کو بندھے ہوئے قیدیوں کے قریب کھانے یا پیشاب کرنے پر مجبور کیا گیا، یا جنسی غلبے کی نقل کرنے کے لیے۔ اگرچہ تمام دعووں کی آزادانہ تصدیق نہیں کی جا سکتی، **ذلت اور غیر انسانی سلوک کا نمونہ** کئی سالوں کی رپورٹنگ میں یکساں ہے۔

اس روشنی میں، وہ حملہ جس نے محمد بحر کو مار ڈالا، کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی بلکہ **ایک ادارہ جاتی عمل کا خوفناک انجام** تھا – ایک ایسی عمل جو کنٹرول اور دہشت کو نافذ کرنے کے لیے جانوروں سے انسانی خوف کو ہتھیار بناتا ہے۔

4. اسرائیلی/فوجی قانون کے تحت استثنیٰ کا نظام

اسرائیلی قانونی نظام کے اندر، **فلسطینیوں کے پاس انصاف حاصل کرنے کا کوئی عملی راستہ نہیں ہے۔** مقبوضہ علاقوں میں فوجیوں کے تمام مبینہ جرائم آئی ڈی ایف کے فوجی پراسیکیوٹر جنرل (MAG) کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں، نہ کہ شہری عدالتوں میں۔

MAG اکیلے فیصلہ کرتا ہے کہ تفتیش شروع کی جائے یا نہیں، اور تقریباً ہمیشہ انکار کرتا ہے۔ **یش دین کی 2023 کی شماریات** کے مطابق، 2019 سے 2023 کے درمیان فلسطینیوں کی سیکڑوں شکایات میں سے صرف **0.7 فیصد** ہی الزامات عائد کرنے کا باعث بنیں۔ **80 فیصد سے زیادہ** بغیر تفتیش کے بند کر دی گئیں۔

فلسطینی متاثرین براہ راست فوجداری شکایات درج نہیں کر سکتے؛ انہیں اپنی جانب سے درخواست دینے کے لیے اسرائیلی غیر سرکاری تنظیموں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ سفر پر پابندیاں، زبان کی رکاوٹیں، اور فوجی نظام میں شفافیت کا فقدان شرکت کو تقریباً ناممکن بنا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ شہری دعوے بھی روک دیے جاتے ہیں: **اسرائیلی سول رائٹس لاء (2012)** میں ترامیم ریاست کو "جنگی علاقوں" میں ہونے والے نقصانات کی ذمہ داری سے مستثنیٰ کرتی ہیں۔

استثنیٰ کی یہ ساخت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ جس ادارے پر غلط کاموں کا الزام ہے وہی فیصلہ کرتا ہے کہ وہ خود کی تفتیش کرے گا یا نہیں۔ محمد بحر کے معاملے میں — جیسا کہ زیادہ تر دیگر معاملات میں — کوئی تفتیش شروع نہیں کی گئی، کوئی فوجی تفتیش کے لیے نہیں بلایا گیا، کوئی ذمہ داری طلب نہیں کی گئی۔

5. بین الاقوامی قانون کے تحت مضمرات

بین الاقوامی انسانی قانون (IHL)، **بین الاقوامی انسانی حقوق کا قانون (IHRL)**، اور **بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC)** کے **روم سٹیٹٹ** کے تحت، محمد بحر کا قتل ایک **جنگی جرم** اور **جنیوا کنونشنز کی سنگین خلاف ورزی** سمجھا جا سکتا ہے۔

الف. جنیوا کنونشنز

- **چوتھے جنیوا کنونشن کے آرٹیکلز 27** اور **32** شہریوں کو تشدد، دھمکیوں، اور ذلت آمیز سلوک سے تحفظ کی ضمانت دیتے ہیں۔
- **مشترکہ آرٹیکل 3** "زندگی اور شخص کے خلاف تشدد، خاص طور پر ہر قسم کے قتل، کاٹ چھانٹ، ظالمانہ سلوک اور تشدد" کو ممنوع قرار دیتا ہے۔

- آرٹیکل 16 فریقین کو زخمیوں اور بیماروں کی دیکھ بھال کا پابند کرتا ہے۔ ایک معذور شہری کو بغیر علاج کے زخموں سے مرنے کے لیے چھوڑ دینا ان فرائض کی خلاف ورزی کرتا ہے اور آرٹیکل 147 کے تحت "جان بوجھ کر قتل" کے طور پر اہل ہوتا ہے – ایک سنگین خلاف ورزی۔

ب. روم سٹیٹٹ (ICC) آرٹیکلز 8(2)(a)(ii) اور (iii) جان بوجھ کر قتل اور غیر انسانی سلوک کو جنگی جرائم کے طور پر بیان کرتے ہیں؛ آرٹیکل 8(2)(b)(xxi) شخصی وقار کی توہین کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ اگر ارادہ ثابت ہو جاتا ہے، تو ایک غیر جنگجو پر کتے کو چھوڑنا اور مدد سے انکار کرنا ان عناصر کو پورا کرتا ہے۔ اس طرح کے اقدامات کے بار بار دہرائے جانے والے نمونے انسانیت کے خلاف جرائم کی حد کو پورا کر سکتے ہیں، آرٹیکلز 7(1)(f) اور 7(1)(h) کے تحت۔

ج. انسانی حقوق کے معاہدات اسرائیل کے بین الاقوامی شہری اور سیاسی حقوق کے معاہدے (ICCPR)، تشدد کے خلاف کنونشن (CAT)، اور معذور افراد کے حقوق کے کنونشن (CRPD) کے تحت واجبات تشدد، زندگی کے خودسرانہ محرومی، اور امتیازی سلوک کو ممنوع قرار دیتے ہیں۔ محمد کی معذوری CRPD کے آرٹیکل 10 (حق حیات) اور آرٹیکل 15 (تشدد سے آزادی) کے تحت اس معاملے کو خاص اہمیت دیتی ہے۔

د. کمانڈ اور ریاستی ذمہ داری عرفی بین الاقوامی قانون اور روم سٹیٹٹ کے آرٹیکل 28 کے تحت، کمانڈرز فوجداری طور پر ذمہ دار ہو سکتے ہیں اگر وہ بدسلوکیوں سے آگاہ تھے یا ہونا چاہیے تھا اور ان کی روک تھام یا سزا دینے میں ناکام رہے۔ ایک ریاست کے طور پر اسرائیل غیر قانونی اقدامات اور تفتیش میں ناکامی کی ذمہ داری برداشت کرتا ہے۔

مجموعی طور پر، یہ فریم ورک کوئی شک نہیں چھوڑتے کہ محمد بحر کی موت بین الاقوامی قانون کے تحت ایک غیر قانونی قتل ہے۔

بین الاقوامی ردعمل

محمد بحر کی موت کی خبر انسانی حقوق اور معذوری کے حلقوں میں پھیل گئی۔

- ڈاؤن سنڈروم انٹرنیشنل نے ایک بیان جاری کیا جس میں "گہرا صدمہ اور غم" کا اظہار کیا، اس واقعے کو "ایک معذور شخص کی انسانی وقار اور حق حیات کی خوفناک خلاف ورزی" قرار دیا۔

- **اسلامک ریلیف ورلڈ وائڈ** نے قتل کو "دل دہلا دینے والا" قرار دیتے ہوئے مذمت کی اور آزادانہ **بین الاقوامی تحقیقات** کا مطالبہ کیا۔
- **اقوام متحدہ کے معذور افراد کے حقوق کے خصوصی نمائندے** نے اس معاملے کو تنازعات کے علاقوں میں معذور افراد کی شدید کمزوری کے علامتی طور پر ذکر کیا۔
- **دی گارڈین، لی موند،** اور **ہار یٹز** کی تحقیقات نے اس کی موت کو شہری علاقوں میں IDF کے حملہ آور کتوں کے استعمال کی وسیع تر تحقیقات سے جوڑا۔

تاہم، مذمت سے آگے، **کوئی بھی ریاست یا بین الاقوامی ادارہ ذمہ داری کا تعاقب نہیں کر سکا۔** انصاف کی عدم موجودگی اس احساس کو تقویت دیتی ہے کہ فلسطینیوں کی جانیں – خاص طور پر سب سے زیادہ کمزور – اس بین الاقوامی نظام کی طرف سے غیر محفوظ رہتی ہیں جو ان کے دفاع کا دعویٰ کرتا ہے۔

تاریک ترین ابواب کی گونج

محمد بحر کی موت کی مکمل اخلاقی اہمیت کو سمجھنے کے لیے، غزہ سے آگے، **تاریخ کے تاریک آئینے** میں دیکھنا ہوگا۔

ایک معذور شخص کا قتل، جو مرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا، **انسانیت کی تاریک ترین کہانیوں** کی یاد دلاتا ہے: یوجینیک نظریات جو کبھی ایسی زندگیوں کو بے وقعت سمجھتے تھے، نازی **ایکشن T4** پروگرام جو معذوروں کو ختم کرتا تھا، نوآبادیاتی اور ادارہ جاتی ظلم جو تفاوت کو مٹاتا تھا۔

جب ایک فوجی ایک کتے کو اس شخص پر چھوڑ سکتا ہے جو اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتا، یہ وہی پرانی غیر انسانی منطق کو بحال کرتا ہے – کہ کچھ جانیں کم اہم ہیں۔ تاریخ نے ہمیں خبردار کیا ہے کہ جب معاشرہ اس عقیدے کو قبول کرتا ہے تو کیا ہوتا ہے۔

مقدس کی خلاف ورزی: یہودی اخلاقی قانون اور زندگی کی قدر

محمد بحر کی المیہ **یہودیت کے اخلاقی دل** کو بھی زخمی کرتی ہے، جس کی زندگی کی تقدس کے بارے میں تعلیمات انسانی تاریخ کی قدیم ترین اور غیر متزلزل ہیں۔ دو بنیادی اصول –**پیکوآخ نفس** اور **بتسلم ایلہیم** – اس کی موت کے حالات کو نہ صرف ایک انسانی غصہ بلکہ **یہودی اخلاقی قانون کی گہری بے حرمتی** بناتے ہیں۔

پیکوآخ نفس – زندگی بچانے کی ذمہ داری

یہودی قانون میں، **پیکوآخ نفس** بیان کرتا ہے کہ **ایک جان کا بچاؤ تقریباً ہر دوسرے حکم سے مقدم ہے**۔ تلمود سکھاتا ہے: "**جو ایک جان بچاتا ہے، گویا اس نے پوری دنیا بچائی۔**" حتیٰ کہ سبت کے دن، جب تقریباً ہر کام ممنوع ہے، ایک شخص کو خطرے میں پڑے کسی کو بچانے کے لیے قانون توڑنا چاہیے۔ زخمی شخص – کوئی بھی شخص – کو نظر انداز کرنا اس مقدس ذمہ داری کی خلاف ورزی ہے۔

جن فوجیوں نے محمد کو خون بہتا چھوڑ دیا، انہوں نے نہ صرف بین الاقوامی معیارات کی خلاف ورزی کی بلکہ اپنی مذہبی روایت کے اس مرکزی حکم کی بھی خلاف ورزی کی۔ **پیکوآخ نفس** کے مطابق، وہ اس کی مدد کرنے، اس کی جان کو ہر چیز سے بالاتر رکھنے کے پابند تھے۔ اسے چھوڑ دینا نہ صرف تشدد کا عمل تھا – یہودی اخلاقی زبان میں، یہ **چلل ہاشم** تھا، خدا کے نام کی بے حرمتی۔

بتسلم ایلہیم – خدا کی صورت میں

ابتداء سے پیدائش کی کتاب سے یہ اعلان آتا ہے: "**اور خدا نے انسان کو اپنی صورت میں بنایا۔**" یہ خیال – **بتسلم ایلہیم** – یہودی اخلاقیات کی بنیاد ہے اور اس کے ذریعے، جدید انسانی حقوق کے قانون کی۔ یہ تصدیق کرتا ہے کہ **ہر انسان، قطع نظر اس کی قومیت، ایمان یا معذوری کے، الٰہی وقار رکھتا ہے۔**

ایک کتے کو اس شخص پر چھوڑنا جو اپنا دفاع نہیں کر سکتا تھا، اس صورت کو انکار کرنا تھا، اس طرح برتاؤ کرنا گویا الٰہی چنگاری صرف ایک قوم میں موجود ہے نہ کہ دوسری میں۔ ایسی سوچ وہی ہے جس کی نبیوں نے مذمت کی۔ عیسائیہ کا نعرہ – "**برائی کرنا چھوڑ دو؛ نیکی کرنا سیکھو؛ انصاف کی تلاش کرو، مظلوموں کی مدد کرو**" – ہر زندگی میں الٰہی کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

لہٰذا، وہ عمل جو محمد بحر کو مار ڈالا، نہ صرف انسانی قانون کی خلاف ورزی کی بلکہ **یہودی اخلاقی روایت کے گہرے احکامات** کی بھی خلاف ورزی کی۔ اس نے اس ایمان کو دھوکہ دیا جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ زندگی کا تحفظ سرحدوں سے بالاتر ہے، اور کسی بھی انسان کے ساتھ ظلم خدا کے لیے توہین ہے۔

اخلاقی حساب کتاب

ایک ایسی قوم کے لیے جس کی اپنی تاریخ ظلم کی یاد رکھتی ہے، اخلاقی حکم زیادہ واضح نہیں ہو سکتا۔ یہودیت کی عظمت طاقت میں نہیں بلکہ رحم دلی میں ہے؛ اس کی تقدس فتح سے نہیں بلکہ رحمت سے ماپی جاتی ہے۔ ظلم کے لیے سیکورٹی کو جواز کے طور پر پیش کرنا، تورات کی اخلاقیات کو فرعون کی منطق سے بدلنا ہے۔

آج **پیکوآخ نفس** اور **بتسلم ایلہیم** کی عزت کرنا اس بات کی تصدیق کرنا ہے کہ محمد بحر کی زندگی — حالانکہ وہ فلسطینی، معذور اور غریب تھا — مقدس تھی۔ اس کا مطلب یہ تسلیم کرنا ہے کہ اس کی موت نہ صرف ایک انسانی المیہ تھی بلکہ ایک روحانی ناکامی تھی، ہم سب میں موجود الٰہی صورت کے ساتھ دھوکہ۔

اختتام: گواہی دینا

محمد بحر کو یاد رکھنا کا مطلب ہے اس خاموش مسخ کو مسترد کرنا جو اکثر مظالم کے بعد ہوتا ہے۔ وہ جنگجو نہیں تھا، خطرہ نہیں تھا، حتیٰ کہ اسے چیخ کر دیے گئے احکامات کو سمجھنے کی صلاحیت بھی نہیں تھی۔ وہ ڈاؤن سنڈروم اور آٹزم کا شکار ایک نوجوان تھا، جو ایک اپارٹمنٹ میں پھنس گیا جب فوجیوں اور ان کے کتے نے اس کے گھر کو دہشت کی جگہ بنا دیا۔ وہ ایک انسان تھا جس کی زندگی کی حفاظت ہونی چاہیے تھی، جس کی کمزوریوں کو تشدد کے بجائے رحم کو بھڑکانا چاہیے تھا۔

اس کا قتل ہر جواز کو چھین لیتا ہے اور کچی سچائی کو عیاں کرتا ہے: کہ ظلم وہاں شروع ہوتا ہے جہاں ہمدردی ختم ہوتی ہے، اور قانون کی قدر اس بات سے ماپی جاتی ہے کہ کیا وہ بے بسوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کی کہانی رحم سے زیادہ کا مطالبہ کرتی ہے۔ یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ہم اس نظام کو براہ راست دیکھیں جس نے اسے ممکن بنایا: ایک قبضے کا نظام جو ظلم کو معمول بناتا ہے، ایک بین الاقوامی نظام جو اسے جواز فراہم کرتا ہے، اور ایک اجتماعی اخلاقی تھکاوٹ جو المیہ کو دہرانے دیتی ہے۔

جو باقی رہتا ہے، وہ ہے یاد رکھنے کی ذمہ داری — نہ کہ جذبات کے اشارے کے طور پر، بلکہ اخلاقی وضاحت کے مطالبے کے طور پر۔ اس کی موت تاریخ کے ریکارڈ میں ایک غیر معمولی بات کے طور پر نہیں، بلکہ ایک انتباہ کے طور پر ہے۔ ایک معاشرہ جو ایک معذور شخص کے خون بہتے جسم کو دیکھ سکتا ہے اور کچھ بھی محسوس نہیں کرتا، اسی راستے پر قدم رکھتا ہے جسے ماضی کی تہذیبیں تباہی کی طرف بڑھتی تھیں۔

اسے یاد رکھنا اس بے حسی کے خلاف اس کا نام بولنے کا مطلب ہے۔ **محمد بحر**۔ ایک بیٹا۔ ایک زندگی جو اہم تھی۔ دنیا کے ضمیر میں ایک زخم۔

حوالہ جات

ابتدائی رپورٹیں اور خبروں کی کوریج

1. "محمد بحر کا قتل۔" ویکی پیڈیا، آخری اپ ڈیٹ 2025۔
2. لی موند (جولائی 2024)۔ "غزہ میں، ڈاؤن سنڈروم کے شکار ایک نوجوان کی اسرائیلی فوج کے کتے کے ہاتھوں موت کی اذیت۔"
3. ہار یٹز (جولائی 2024)۔ "غزہ کا ڈاؤن سنڈروم کا شکار شخص IDF کے حملہ آور کتے کے ہاتھوں ہلاک۔"
4. دی گارڈین / ARIJ (جون 2025)۔ "جنگ کے ہتھیار: اسرائیل کا حملہ آور کتوں کا استعمال۔"
5. ریلیف ویب / اسلامک ریلیف ورلڈ وائڈ (جولائی 2024)۔ "اسلامک ریلیف محمد بحر کے قتل سے دل گرفتہ ہے اور تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے۔"
6. ڈاؤن سنڈروم انٹرنیشنل (جولائی 2024)۔ "غزہ میں محمد بحر کی موت پر بیان۔"

انسانی حقوق اور قانونی دستاویزات

7. بیٹسیلم – مقبوضہ علاقوں میں انسانی حقوق کے لیے اسرائیلی اطلاعاتی مرکز (2015)۔ جب کتے کاٹتے ہیں: مقبوضہ علاقوں میں فوجی مقاصد کے لیے کتوں کا استعمال۔
8. ہاموکڈ – انفرادی دفاع کے لیے مرکز (2019)۔ حراست میں بدسلوکی: عفر اور میگیدو جیلوں سے شہادتیں۔
9. بریکنگ دی سائلنس (2014–2023)۔ کتوں کے استعمال اور گرفتار شدگان کے ساتھ سلوک کے بارے میں سابق IDF فوجیوں کی شہادتیں۔
10. یش دین – انسانی حقوق کے لیے رضاکار (2023)۔ ڈیٹا شیٹ: مغربی کنارے میں IDF فوجیوں کے خلاف قانون نافذ کرنے کی صورتحال 2019–2023۔
11. ہیومن رائٹس واچ (2021)۔ ایک حد پار: اسرائیلی حکام اور نسلی امتیاز اور ظلم کے جرائم۔
12. اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے تشدد (CAT/C/ISR/CO/5) (2016 اور 2022)۔ اسرائیل کی پانچویں اور چھٹی متواتر رپورٹوں پر اختتامی مشاہدات۔
13. انسانی حقوق کے لیے ہائی کمشنر کا دفتر (OHCHR) (2024)۔ معذور افراد کے حقوق پر خصوصی نمائندے کی رپورٹ۔

بین الاقوامی قانون اور معاہدات

14. جنیوا کنونشنز (1949) اور اضافی پروٹوکول I اور (1977) II۔

15. بین الاقوامی فوجداری عدالت کا روم سٹیٹٹ (1998)۔

16. شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے (ICCPR) (1966)۔

17. تشدد اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک یا سزا کے خلاف کنونشن (CAT) (1984)۔

18. معذور افراد کے حقوق کے کنونشن (CRPD) (2006)۔

19. بین الاقوامی قانون کمیشن (2001)۔ بین الاقوامی طور پر غیر قانونی اقدامات کے لیے ریاستوں کی ذمہ داری پر مضامین۔

یہودی اخلاقی اور دینی مآخذ

20. عبرانی بائبل / تنخ۔پیدائش 1:26-27 – انسانیت بتسلم ایلہیم (خدا کی صورت میں) بنائی گئی۔

21. تلمود باولی، سنہدرین 37a۔ "جو ایک جان کو تباہ کرتا ہے، گویا اس نے پوری دنیا کو تباہ کیا؛ جو ایک جان کو بچاتا ہے، گویا اس نے پوری دنیا کو بچایا۔"

22. تلمود باولی، یوما 85b۔پیکوآخ نفس کا اصول – جان بچانا سبت کے دن بھی تقریباً تمام احکامات سے مقدم ہے۔

23. مشنہ تورہ، ہیلخوٹ شبات 2:1 (میمونائڈس)۔ "زندگی کا خطرہ سبت سے مقدم ہے۔"

24. رابی جوناتھن سیکس (2011)۔ تفاوت کی وقعت: تہذیبوں کے تصادم سے کیسے بچا جائے۔ لندن: کنٹینیوم۔

25. رابی ابراہم جوشوا ہیشل (1965)۔ انبیاء۔ نیویارک: ہارپر اینڈ رو – انصاف اور الہی صورت پر۔

ثانوی تجزیات اور سیاق و سباق

26. فزیشنز فار ہیومن رائٹس – اسرائیل (2020)۔ سطور کے درمیان: تنازعات کے علاقوں میں طبی غفلت اور رکاوٹیں۔

27. ایمنسٹی انٹرنیشنل (2023)۔ اسرائیل/OPT: جنگی علاقوں میں قتلوں کے لیے استثنیٰ کا نمونہ۔

28. بین الاقوامی فوجداری عدالت کے پراسیکیوٹر کا دفتر (2021)۔ ریاست فلسطین میں صورتحال: ابتدائی تحقیقات کی رپورٹ۔